بفیض کرم: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت
حضور مفتی اعظم محمد مصطفےٰ رضا نوری قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فتاویٰ نورانی
اور
ٹی وی اسٹار نعت خوانوں کی
نعت خوانی
باہتمام: پیر طریقت ناشر مسلک اعلیٰحضرت خلیفہ حضور مفتی اعظم
حضرت مولانا حافظ قاری الحاج سید سراج اظہر صاحب قبلہ قادری رضوی نوری برکاتی
منجانب: انجمن برکات رضا سید ابوالہاشم اسٹریٹ پھول گلی ممبئی ۳

حرف آغاز

پیر طریقت ناشر مسلک اعلیٰحضرت، ضیغم رضویت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، حضرت سراج ملت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی برکاتی نوری بانی رضوی نوری دارالافتاء والقضاء و دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، خطیب و امام رضا جامع مسجد پھول گلی، سید ابوالہاشم اسٹریٹ، بھنڈی بازار ممبئی ۳

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

نعت شریف سیدنا نبی الحرمین، امام القبلتین، رحمۃ للعلمین، نوشہ بزم کائنات کی بالنظم اور بالنثر دونوں طرح سے کہی گئی اور کہی جاتی ہے نعت مقدس کی بزم نوری سب سے پہلے خالق کونین نے سجا کر انبیائے کرام کو اپنے محبوب کی تعریف و توصیف سنائی اور عالم ارواح و میثاق میں ان کی اطاعت کا وعدہ لیا۔ جس بزم اعلیٰ کی کیفیت کو بیان کرنے سے زبان قاصر ہے اور عالم بالا کے تذکرۂ جمیل کی ہیئت کسی تفصیل کے ساتھ قلمبند کرنے کی کسی میں صلاحیت ہی کب ہے۔ غواص بحر عشق و عرفان، عارف باللہ بفیضان سیدنا محبوب الٰہی وسیدنا خواجۂ خواجگان ملک الشعراء طوطیٔ ہند، حضرت امیر خسرو علیہم الرحمۃ والرضوان عالم کیف و مستی میں اس طرح رقمطراز ہیں۔

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

غرضیکہ سلسلۂ نعت مقدس انبیائے کرام کے عہد پاک سے لیکر صحابۂ کرام تابعین و تبع تابعین اولیاء کرام علماء عظام شعراء ذوی الفہام جاری و ساری ہے اور قیامت تک عشاق مستفیض ہوتے رہیں گے۔ مگر رونا اس بات کا ہے کہ صحابہ سے لیکر اب تک جو نعتیں نظم میں کہی گئیں ایک سے ایک طوطیان فردوس مدینہ کا ذکر کتابوں میں اور مداح واصف کی خوشنوائی کا تذکرہ صفحات تاریخ پر درخشندہ ستاروں کی طرح چمک دمک رہے ہیں مگر ان میں یہ نہیں ملتا کہ محفل نعت کے تقدس کو کسی برے افعال سے پامال کیا گیا ہو۔ سرور و کیف و مستی کا تو یہ عالم ہوتا رہا ہے کہ بند ہائے نعت سن کر لوگ بیخود اور بیہوش ہو جایا کرتے اہل دل اس عاشق کو قابو میں لانے کے لئے آہستہ آہستہ شفقت و مہربانی کا ہاتھ سر پر، چہرہ پر

رکھ کر آنکھیں کھلواتے ۔ مگر آج کیا ہو رہا ہے نعت خوانی کی محفلیں سجائی جاتی ہیں ایسے نعت خوان خوش گلو کو مدعو کیا جاتا ہے ۔ جو طرح طرح سے اپنی آواز نکال کر طرز و انداز کو نئی زندگی دیتے اور آوارہ ذہن وفکر کی پرورش کے لئے قیوٹی وی، ویڈیو گرافی، رقص وسرور، بازگشت طوفانی ساؤنڈ، مضحکہ خیز مناظر مہمل وغیر موضوع موقعہ پر بھی سبحان اللہ یا جملۂ نازیبا بباعث لحن طویل واہ واہ کے شور شرابے، قدم قدم پر تصویر کشی کا استعمال کرتے ہیں ۔ العیاذ باللہ

کس قدر افسوس کی بات ہے نعت مقدس کہنے یا لکھنے یا پڑھنے کا حق ہر کسی کو شرع نے نہیں دیا نا اہل کب اور کہاں کس حال میں پھیکا جائیں انہیں خبر بھی نہ ہوگی وہ سب نا اہل ہیں جو بے علم بدعمل، فاسق وفاجر، شرابی، بے نمازی وغیرہ ہیں

امام عشق ومحبت اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا عشق اور عروس فکر کا عروج ملاحظہ کریں ۔

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

قرآنی وعرفانی نعت ہائے مقدس رخ زیبا کے حسن کی قسم ہو یا زلف عنبری کی مشک بو کی یا قد زیبا، لباس، عبادت، چلنے، بیٹھنے، لیٹنے، سونے کی ادائیں یا پھر بحیثیت ختم الرسل، محبوب خدا ہونے کی رفعت یا عالم ما کان وما یکون ہونے یا سیر لامکانی کرنے وغیرہ کے مراتب ومنازل ۔ یا قرب دنیٰ کا حال یا دیگر معجزات بینات کی تعریف وتوصیف کے پیش نظر، اپنی شان جلالت علمی میں لب کشا ہیں

بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب وتکریم، توقیر وتعظیم جس قدر فرض ہے اسی طرح آپ کے حضور نعت مقدس کے ہدئے پیش کرنے میں ادب ملحوظ خاطر لازم ہے فرماتے ہیں

بہ ادب جھکالو سر ولا کہ میں نام لوں گل وباغ کا
گل تر محمد مصطفیٰ چمن ان کا پاک دیار ہے

محفل میلاد شریف اور بزم نعت خوانی کا تقدس بحال رکھتے ہوئے اعلیٰحضرت عظیم

البرکت مجدد اعظم دین وملت امام عشق ومحبت سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو تعلیم عطا فرمائی۔ آج تو لوگ اسے بھلا کر اس کو پراگندہ اور ناپسندیدہ کرنے میں لگے ہیں نہ تو اپنی نا اہلیت پر نظر ہے نہ قوم کے ذہن پراگندہ ہوجانے کا خیال ہمارے شہر ممبئی میں بھی بہت سارے مولوی سنیت ورضویت کا دم بھرتے ہیں اپنے کو اعلیحضرت کا شیدا بتاتے ہیں مگر اس طرح کی محفلیں جس میں پاکستانی ناچ ورقص اور صدائے بازگشت مائک پر مزامیری مترنم اتار چڑھاؤ آواز نکلنے والے اسباب، ویڈیو گرافی اور تصویر کشی کا انتظام اور گویئے کی سہولت بر سر اسٹیج جو متقاضی ہیں اس کے سجانے بسانے میں لگے رہتے ہیں اور نعت خوانی کی مجلس کے نام پر رقم کثیر اکھٹا کرتے ہیں۔ اسٹیج پر ٹھاٹ سے بیٹھ کر ہنس ہنس کر داد وتحسین دیتے اور اپنے جبہ ودستار میں ملبوس ہوکر تصویر کشی کراتے ہیں۔ پھر اخباروں بازاروں میں بالعکس آنے کو پسند کرتے ہیں کیا اعلیحضرت نے اسی مجلس کو سجا کر نعت پاک پڑھی پڑھائی ہے؟ کیا اعلیحضرت نے اور دیگر محتاط عشاق علماء نے فاسق وفاجر اور اسطرح کے گویئے سے نعت سننے کو منع نہیں فرمایا؟ کیا اعلیحضرت نے مذکورہ واہیات وخرافات ہونے والے اسٹیج کو ممبر رسول کہا ہے؟ کیا ایسے اسٹیج پر جس کو آپ ممبر رسول کہتے اور چھاپتے ہیں حضور کی تجلیات کا مظہر ہے؟ ہم آپ سے از رہے ہمدردی پھر ان باتوں پر وسیع النظری سے کام لینے اور اعلیحضرت کے عشق وعمل سے درس لے کر اپنی عاقبت سنوارنے کی دعوت فکر دیتے ہیں۔ سوچیئے، فکر کیجئے اور بد مذہبوں کو کوئی ایسا مواد نہ دیجئے جس سے آپ کی سنیت مجروح اور مسلک اعلیحضرت داغدار ہو۔ شہزادۂ مفسر اعظم نواسۂ حضور مفتی اعظم نبیرۂ مجدد اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں قبلہ بریلوی اور حضور شہزادۂ سید العلماء نور دیدۂ غوث الوریٰ حضرت علامہ الحاج شاہ سید آل رسول حسنین میاں صاحب برکاتی نظمی مارہروی سجادہ نشین ومتولی درگاہ عالیہ برکاتیہ نوریہ امیریہ مارہرہ شریف کے فتاوے پڑھیں پھر غور کریں کہ آپ کا کام کہاں تک حد جواز کو پہنچتا ہے۔ اور مقام محفل نعت خوانی کیا ہے پھر اس بزم نور کی حقیقی عرفانی عکاسی امام عشق ومحبت کی زبانی سن کر سنبھلنے کی سعی کریں اعلیحضرت نے محفل میلاد پاک کو کس طرح سجایا اور شمع بزم محبت کو آنکھوں میں کیسے بسایا اور محفل کا احترام کس طرح ملحوظ خاطر رکھا۔ اور محفل میلاد پر سرور وکیف کا اظہار کس طرح کیا گویا محفل محبوب خدا کو چراغاں فرما کر، عالم عشق و

استغراق سے باعتبار نسبت چراغ محفل میلاد کی لو سے اٹھنے والے دھواں سے مخاطب ہوکر اپنے دل کو اس پر قربان ہونا بتاتے ہیں اور خیال زلف مشکیں کے حسن سے مجروح قلب اور فراق میں تصور زلف عنبریں کا وصال کس طرح وجد آفریں نعت پاک برتضمین اشعار حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں کہ

دلم قربانم اے دود چراغ محفل مولود

زتاب جعد مشکینت چہ خوں افتاد دردلہا

اور محفل نعت خوانی کی لذتوں سے مستفیض ہوکر اور اس بحر معرفت عشق بیکنار میں مستغرق ہوکر اس کی فرحت و وجد کا حال دل میں پنہاں رکھتے ہوئے اس نا اہل معرفت سے مخاطب ہیں جو اس کے ساحل اور خشکی و کنارے رہکر مواج سمندر اور اتھاہ ساگر میں غواص موتی و جواہر کا حال معلوم کیا چاہتے ہیں کہ یہ کیف ولذت کی حالت کیا جانیں۔ فرماتے ہیں

غریق بحر عشق احمدیم از فرحت مولد

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

اعلیحضرت کی منعقد کردہ محفل نور میں عبقری شخصیتیں ذی شان وقت کے مشاہیر علماء ، مزارات اولیاء کے سجادگان اور شعراء باکمال اور باطنی قوتوں کے حامل پوشیدہ حال فقراء شب زندہ دار عشاق شریک ہوکر اس کی ضیاء پاشیوں سے فیضیاب ہوتے اور شراب طہور ومحبت کے جرعات جام سے سرشار ہوا کرتے محفل پاک کے آداب و احترام اس طرح ملحوظ خاطر و نظر ہوتے کہ جلوۂ زیبا دیکھ کر بھی حد سے تجاوز کی مجال نہ ہوتی گرچہ نقشہ نظر یہ ہوتا کہ

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بیقرار

روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

مگر اس تقدس کو پامال کرنے میں کچھ پاکستانی گوئیے اور کچھ سنیت کے جھوٹے ٹھیکیداروں کا کیسا گندہ کردار ہے وہ اظہر من الشمس ہے آیئے آخری میں اس بزم انوار کا بھی تذکرہ کردیں جس میں خود شہنشاہ کون ومکاں نوشۂ بزم پیغمبراں محبوب کبریا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بنفس نفیس جلوہ گر ہوتے اور اس مہر تاباں کے گرد اگرد صحابۂ کرام نجم درخشاں مؤدب بیٹھے ہوئے ہوتے اور سیدنا حضرت حسان بن ثابت حضور کے روبرو

کھڑے ہوکر نعت پڑھا کرتے بلکہ آپ اپنی نعت سنانے کے واسطے اپنی ردائے کریم بچھادیتے جس پر کھڑے ہوکر فخر موجودات سید انس و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت وصورت، رفعت و رسالت، نبوت و ندرت، سطوت وصورت، حسن و جمال، معجزات وفضائل محاسن وشمائل وخصائل بالنظم اس انداز میں پڑھتے کہ رحمت عالم کے رخ زیبا پر خوشی برستے پھول وآثار کودیکھ کر صحابۂ کرام اپنی بیحد شادمانی کا اظہار کرتے حتیٰ کہ جبریل امین بلبل سدرہ بھی شریک بزم ہوکر داد وتحسین دیا کرتے ایدہ بروح القدس کی اور نعت مقدس کی نغمہ ریزیاں باب اجابت پر پہونچ کر حضرت حسان ابن ثابت کے مقام کو سرفرازی بخشتی۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ آج اس محفل کا مظاہرہ عوام میں جو پیش کیا جارہاہے اور لوگوں کے دلوں سے محفل نعت خوانی کی عظمت اور احترام کو پامال کرنے میں جولوگ لگے ہیں وہ خدا اور محبوب خدا کو کیا جواب دیں گے وہ خود سوچیں اور غور سے سمجھیں اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق عطاء کرے میں نے یہ چند سطور لکھ کر ذہن وفکر کو اس طرف متوجہ کرنے کی سعی کی ہے جو فتاوے اس کتاب مختصر میں درج ہیں اور اپنے کئے پر نادم ہوجائیں اور آئندہ اس طرح کے حرکات قبیحات سے باز آجائیں جو شخص ان فتاویٰ کی حیثیت کو مسترد کردے یا اس کو ہلکا سمجھے وہ عندالشرع کیسا ہے اسے چاہئے کہ اس نتائج پر ٹھنڈے دل سے علم کی روشنی میں سنیت و رضویت کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور کرے۔ فقط وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلیقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

گدائے کوئے رضا

سید محمد سراج اظہر قادری برکاتی رضوی نوری

رضا جامع مسجد، سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی ۳

مورخہ ۱۸/ مارچ ۲۰۰۶ء بمطابق ۱۷/ صفر المظفر ۱۴۲۷ء

از قلم فتویٰ، شہزادۂ مفسر اعظم، نواسۂ حضور مفتی اعظم، نبیرۂ سیدنا مجدد اعظم، اختر برج سعادت، آبروئے اہلسنت، تاج الشریعت، جانشین حضور مفتی اعظم
حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں قبلہ بریلوی دامت برکاتہم العالیہ
ودیگر مفتیان عظام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل ایک مخصوص قسم کے ذکر کا رواج عام ہو رہا ہے جس میں حلق سے ایک مخصوص آواز جو مشابہ دف ہے صاف سنی جاتی ہے بلکہ بیان کرنے والوں نے یہ بات بھی بیان کیا ہے کہ مائک کو دونوں ہونٹوں کے درمیان یا بالکل قریب کر کے اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ مزامیر کے مثل آواز پیدا ہوتی ہے بارہا کیسٹ سنے گئے اور دف جیسی آواز صاف سنائی دی بلکہ بعض مروجہ طریقوں میں یہ صاف آشکار ہے کہ محض ایک آواز مشابہ دف مسموع ہوتی ہے اور اسم جلالت ادا نہیں ہوتا اس پر یہ مستزاد ہے کہ چھن چھن یا اس کے مشابہ کچھ آوازیں صاف سنائی دیتی ہے ان امور سے صاف ظاہر کہ یہ لوگ بتکلف ایسی آوازیں جو مشابہ ساز و مماثل دف ہوں نکالتے ہیں کسی مباح شعر میں ان آوازوں کی اجازت نہیں ہوسکتی کہ مزامیر شرعاً ممنوع ہیں اور اس طرح کی وہ آوازیں جو مشابہ مزامیر ہوں ان کا بھی وہی حکم ہے۔

میرے سابقہ فتوے میں اس امر کی قدرے تفصیل ہے جو اس مضمون سے منسلک ہے اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوے سے دف بے جلاجل کی اجازت مطلقہ مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بہت جگہ پر اسے مختلف قیود و شروط سے مقید و مشروط فرمایا اسی عبارت کو لیجئے جو ایک فتویٰ میں نقل کی گئی (مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر نہ ہوا گر ہوں تو صرف دف بے جلاجل جو ہیات تطرب پر نہ بجایا جائے) یہ عبارت بحمدہٖ تعالیٰ ہماری موید ہے کہ ہم نے اپنے سابقہ فتوے میں کہا۔ اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے اور اگر ایسی آواز منہ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورت لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہیۓ خصوصاً ذکر و نعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے اس لیے ارشاد فرمایا کہ ہیات تطرب پر الخ اور ہیات صورت کے مترادف ہے اور تطرب سے مراد تلہی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ صورت تلہی پر نہ بجایا

جائے اور اس عبارت میں بظاہر سورت تلہی کی ممانعت فرمائی اور اس سے بدرجۂ اولیٰ قصد تلہی کی ممانعت مفہوم ہوئی اور اس طرح یہ ارشاد اقدس ہمارے دعوے کا موید ہے پھر اس قدر عبارت جو اس فتوے میں منقول ہوئی بہت مجمل ہے ناقل عبارت کو یا کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ یہی شرط بس ہے بلکہ فتاویٰ رضویہ کے اسی چوبیسویں حصہ میں اسی فتویٰ کے دس صفحے بعد جہاں سے یہ مجمل عبارت اٹھائی گئی اعلیحضرت ارشاد فرماتے ہیں شادی میں دف کی اجازت ہے مگر تین شرط سے (۱) ہیات تطرب پر نہ بجایا جائے یعنی رعایت قواعد موسیقی نہ ہو ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو بس ہے کہ ضرور تال سم پر بجاتے ہیں (۲) بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلقاً مکروہ ہے (۳) عزت دار بیبیاں نہ ہوں۔ یہاں سے چند امور واضح ہوئے (۱) دف بے جلاجل کی اجازت مشروط محض شادی میں ہے حمد و نعت و منقبت میں نہیں (۲) ہیات تطرب جو وہاں مجمل ارشاد ہوا اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ رعایت قواعد موسیقی نہ ہوں نیز ہادی الناس فی رسوم الاعراس میں ارشاد فرمایا۔ شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت ہے جب کہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے لہو مکروہ تک نہ پہنچے لہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب بلکہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا باندیاں بجائیں اور ہر طرح کے منکرات شرعیہ اور مظان فتنہ سے پاک ہوں اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہاں حال سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے اس کے پابند ہیں اور حد مکروہ و ممنوع تجاوز نہ کریں لہٰذا سرے سے فتنے کا دروازہ ہی بند کیا جائے (مخلصاً فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۳ ص ۲۸۰) یہاں بھی شادی کی تخصیص سے صاف ظاہر ہے کہ دف کی شرائط مشروطہ خاص مواقع شادی کے لئے ہے اب اعلیحضرت سے ہی صاف صریح سنئے اسی فتاویٰ رضویہ کے اسی طویل فتوے میں جو موسیقی سے متعلق ہے اسی عبارت سے متصل جو یوں نقل کی مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر ممع بالفتح جائے سماع مجلس فساق نہ ہو اور اگر حمد و نعت و منقبت کے سوا عاشقانہ غزل گیت ٹھمری وغیرہ ہو تو مسجد میں مناسب نہیں ہادی الناس فی رسوم الاعراس کے اقتباس سے یہ صاف آشکار ہے کہ نظر بحال زمانہ دف کی مطلقاً اجازت نہیں ہے یہی وہ ہے جو ہم اپنے سابقہ فتوے میں کہہ چکے ہیں سبیل اطلاق منع ہے۔ نیز اسی فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۱ صفحہ ۶۶۴

میں ارشاد فرماتے ہیں قوالی کی طرح (میلاد شریف) پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ ڈھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور سخت حرام ہے اور اگر صرف خوش الحانی مراد ہے اور کوئی امر مورث فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں۔ اس ارشاد اقدس میں حمد ونعت وغیرہ میں ڈھول کی صریح ممانعت پر یہ مستزاد فرمایا کہ حمد ونعت راگ اور راگنی کہ طور پر نہ ہو بالجملہ سطور بالا سے صاف ہو گیا کہ دف کا استعمال مطلقاً ممنوع ہے دف بے جلاجل کی رخصت ایسی شروط سے مشروط ہے جن کا تحقق اس زمانے میں نامقصور یا سخت نادر و دشوار ہے لہٰذا بات وہی ہے کہ بسبیل اطلاق منع ہے نمبر۳ سے رخصت بھی ذکر ونعت وغیرہ میں ہرگز نہیں یہ سب امور ہمارے سابقہ فتوے میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوئے اب کے یہ مسئلہ پھر سے تازہ ہوا ذکر ونعت میں اس طریقہ نامحمودہ کا رواج زور وشور سے ہوا اس پر مزید یہ کہ اس طریقہ نامرضیہ کی تائید میں ایک پرانا فتویٰ چند ناسمجھوں کے ہاتھ لگا جس میں اعلیحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس طویل فتویٰ متعلقہ موسیقی سے چند عبارتیں جنہیں ناقل نے اپنے لئے مفید مطلب سمجھا اس فتوے میں ناقل نے ذکر کیں اور وہ عبارات جو صراحۃً ممانعت کا پتہ دیتی تھیں چھپالیں یہ امر افسوسناک ہے کہ ایک طریقۂ مذمومہ کی تائید کے لئے اعلیحضرت کی عبارات کا اس طور پر سہارا لیا جائے لہٰذا اپنے سابقہ فتوے پر یہ مضمون فقیر نے مستزاد کیا اور اپنے مضمون کو سیدی الکریم اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات سے مزین کیا تاکہ حقیقت کھلے اور لوگوں پر حق ظاہر ہو اور سابقہ فتوے کی ایک گونہ تائید وتشہید ہو بالجملہ ذکر مرجہ کی ہرگز اجازت نہیں ہو سکتی اور بعض صورتوں میں ذکر ہوتا ہی نہیں اور بعض میں دف اور ساز کے مشابہ آوازوں کے ساتھ ذکر سنایا جاتا ہے جس کی ممانعت کلام اعلیحضرت سے آشکار ہے۔ یہ ذکر ہرگز ساز سے نہیں ہوتا نہ ایسا ہے کہ بلا قصد و بے ساختہ ایسی ناروا آوازیں نکلتی ہیں بلکہ ضرور قصد کو دخل ہے خود اس فتوے میں جو حال میں بمبئی کے نوجوانوں کے ہاتھوں میں پہنچا یہ مذکور ہے (اس ذکر کے پڑھنے والوں نے کافی مشق کر کے ذکر کو اس دلکش انداز سے پڑھا ہے کہ قلب حزیں مسرور ہو جاتا ہے حالانکہ بظاہر ایسا محسوس ہاتا ہے کہ یہ ذکر دف کے ساتھ کیا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دف کا مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا) اور اس پر بنائے کار کہ دف مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا اصلاً مفید نہیں اور کافی مشق کرنا

جس کا فتوے میں اعتراف کیا ہے دلیل قصد وتکلف ہے جو جا بجا قصد کی نفی بے جا ہے اور اس پر اعلیحضرت عظیم البرکت کی یہ عبارت منطبق کرنا (اگر اتفاقاً اس کا پڑھنا کسی شعبہ موسیقی کے موافق ہو جائے نہ اس پر الزام اور نہ یہ شرعاً ممنوع) بے محل ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔ قالہ بفمہ وامر برقمہ

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳ر مارچ ۲۰۰۶ء جمعہ مبارکہ